(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

ربوہ

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہادت 1355 ہش - اپریل 1976ء

4
1976

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

شہادت ۱۳۵۵ہش

(اپریل ۱۹۷۶ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان ——— پانچ روپے

فی پرچہ ——— پچاس پیسے

ترتیب

- خدا کی طرف آئیے (اداریہ) ص ۲
- اشاعتِ اسلام اور جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داریاں۔ ص ۷
- گفتنی باتیں ص ۱۱
- احساسات (نظم) ص ۱۳
- بلاتبصرہ "
- مجلسِ مشاورت کے چند تربیتی پہلو ص ۱۴
- اشتہارات ص ۱۶

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سیّد عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

وفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۴ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۴

شہادت ۱۳۵۵ھ ہش

(اپریل ۱۹۷۶ء)

اکابرؓ

خُدا کی طرف آئیے

سب اُمّتوں میں سے بہتر اُمّتِ مسلمہ۔ اور اُمّتِ مسلمہ کا اِس زمانے میں یہ حال کہ غیر تو غیر اپنے بھی حیران و پریشاں۔ درج ذیل دو اقتباس مطالعہ فرمائیے اور دیکھئے کہ اُمّتِ مسلمہ کی حالت کیا سے کیا ہو گئی ہے ہمیں امید ہے کہ اِس حالت کو دیکھ کر آپ کبھی انکار نہ کر سکیں گے کہ اسلام میں احیاءِ دین کی ضرورت ہے اور قیامِ شریعت حالات کی درستی کے لئے ایک لازمہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وہ کام ہے جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے سپرد اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ اس کام کی سرانجام دہی کے لئے ضروری تھا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ کی طرف بُلایا جاتا۔ حضور علیہ السلام نے اپنی ساری حیاتِ طیّبہ میں اِس بات پر زور دیا کہ دُنیا اپنے خدا کو پہچانے اور اس کی اور اس کے احکام کی قدر کرے۔ پہلے آپ اُمّتِ مسلمہ کی حالت ملاحظہ فرمائیں اور اس کے بعد حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریرات کے چند اقتباسات:۔

الحق کے نومبر/دسمبر ۱۹۷۵ء کے شمارے میں نقشِ آغاز میں مکرم مدیر صاحب لکھتے ہیں:۔

"عالمِ اسلام کی دینی حالت کیا ہے؟ اس کا اندازہ دُنیا بھر کے اکثر مسلمان حکمرانوں کو دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔ سربراہ قوم کی مجموعی حالت کی تصویر ہوتا ہے۔ اس تصویر کے چوکھٹے میں

دیکھئے تو کیسے کیسے داغ دھبے نظر آئیں گے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اِس سے آگے بعض تفاصیل دی ہوئی ہیں جنہیں نقل کرنا ہم مناسب نہیں سمجھتے)

اِسی پرچے کے اگست/ستمبر ۱۹۷۵ء کے شمارے میں "شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب" کا ایک خطبہ جمعہ شائع ہوا۔ آپ فرماتے ہیں :-

"محترم بزرگو! اِس وقت رُوئے زمین پر ایک ارب یا زائد افراد اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اسلام کو ہم نے صرف ایک قومی نام فرض کر لیا ہے جیسے کہ پٹھان، خٹک، یوسف زئی، آفریدی، مہمند وزیر یا دیگر قبائلی نام ہیں۔ مسلمان کے گھر جو پیدا ہوا بس اسے سرٹیفکیٹ اور سند دے دیتے ہیں کہ مسلمان ہے.... دعویٰ تو محبتِ رسول کا کرے۔ سیرتِ رسول سے عشق جتلائے اور یہ بھی جلوسوں کی حد تک جیسا کہ ہمارے شہروں میں جلوس نکلتے رہتے ہیں۔ بڑی ہماہمی اور ہنگامے ہوتے ہیں۔ شربت تقسیم ہوتے ہیں۔ جھنڈیاں لگاتے ہیں۔ رسول کے عاشق ہیں مگر جہاں عورتوں کو دیکھا اسے جلوس ہی میں تاکنے لگ گئے۔ سیرت کا جلسہ اور جلوس مگر کتنی فاحشہ عورتوں کو جلوس کے موقع پر نشانہ بنایا گیا ہے۔ عجیب تماشا لوگوں نے بنا رکھا ہے۔ سیرت کو ہلڑ بازی، بھنگڑا، ڈھول باجہ سمجھ رکھا ہے۔ یہ سیرتِ رسول کے عاشق ہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے عاشق ہیں۔ نہ نماز ہے نہ روزہ۔ نہ دین ہے نہ اخلاق۔ نہ اسلام ہے نہ اطاعت۔ مسلمان کی شان اور حالت عجیب ہو گئی ہے.... میرے خیال میں اگر یہ دیکھ لیں تو ہمارے قول اور عمل میں بہت بڑا تضاد اور منافات نظر آجائے گی۔ کچھ بھی نہیں رہے گا بہت کم مسلمانی رہ جائے گی۔ گویا اسلام کتابوں میں ہے اور مسلمان قبروں میں ہیں کہ جو مر گئے۔ اسلام اور ایمان اُن میں بہتر تھا یا پھر قرآنِ مجید میں ہے جو طاقچوں میں گرد و غبار سے اَٹا پڑا رہتا ہے اور مسلمانوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں اور جو مسلمان تھے وہ گذر گئے، شہید ہو گئے۔ ہمارے آباء و اجداد مگر ہم تو اسلام کی بدنمائی کا داغ رہ گئے ہیں۔"

ایسی حالتوں کو درست کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ مصلحین کو مبعوث فرمایا کرتا ہے چنانچہ اِس زمانے کو بھی اس نے محروم نہیں رکھا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اِس زمانے کے مصلح تھے۔ حضور علیہ السلام نے دُنیا کو خدا کی طرف، اسلام کی طرف، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی طرف بُلایا۔

حضور علیہ السلام کی تحریروں کے چند اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ

اُمّتِ مسلمہ کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو نافذ کرنے اور حضورؐ کے اخلاق کو رائج کرنے کی سعادت سے نوازے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ :-

۱۔ "جو شخص ایسے مہدی (یعنی خونی مہدی) کے آنے سے انکار کرے یہ لوگ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اس کو فی الفور کافر ٹھہرایا جاتا اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ میں بھی انہی وجوہ سے ان لوگوں کی نظر میں کافر ہوں کیونکہ ایسے خونی مہدی اور خونی مسیح کے آنے کا قائل نہیں ہوں بلکہ ان بیہودہ عقیدوں کو سخت کراہت اور نفرت سے دیکھتا ہوں اور میرے کافر کہنے کی صرف یہی وجہ نہیں کہ میں نے ایسے فرضی مہدی اور فرضی مسیح کے آنے سے انکار کر دیا ہے جس پر ان کا اعتقاد ہے بلکہ ایک یہ بھی وجہ ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر اس بات کا عام طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ حقیقی اور واقعی مسیح موعود جو وہی درحقیقت مہدی بھی ہے جس کے آنے کی بشارت انجیل اور قرآن میں پائی جاتی ہے اور احادیث میں بھی اس کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے وہ میں ہی ہوں مگر بغیر تلواروں اور بندوقوں کے۔ اور خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی اور حلم اور غربت کے ساتھ اس خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں جو سچا خدا اور قدیم اور غیر متغیر ہے اور کامل تقدس اور کامل علم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے۔

اِس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اس نے بھیجا ہے کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دُنیا کو سچے خدا کی طرف راہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کر دوں۔" (مسیح ہندوستان میں صـ۱۱)

۲۔ "وہ خدا جس کو لوگوں نے بھلا دیا اور اس کی جگہ مخلوق کو دی وہ اِس وقت اِس عاجز کے دِل پر تجلّی کر رہا ہے۔ وہ دکھانا چاہتا ہے کیا کوئی دیکھنے کے لئے راغب ہے؟ اے عزیزو غلطیوں میں مت پھنسے رہو۔" (کتاب البریہ صـ۸۳)

۳۔ "خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں چنانچہ میں نے سب کچھ بتا دیا اور نیز میں اِس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دُنیا اور دُنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دُنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دِلوں میں دُنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اِسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی خراب ہو گئی تھی اب میرے زمانے میں بھی یہی حالت ہے سو مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہو گا بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا سو مَیں ان ہی باتوں کا مجدّد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں اور منجملہ ان امور کے جو میرے مامور ہونیکی علّتِ غائی ہیں مسلمانوں کے ایمان کو قوی کرنا ہے اور ان کو خدا اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کی نسبت ایک تازہ یقین بخشنا۔" (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۲۵۳)

۴۔ "مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا ہے اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور مَیں اس میں ہوں مگر ایسا کرنے پر وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نفسِ مزکّی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے تب وہ اس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پیر رکھ دیتا ہے تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اس میں کبھی آگ نہیں تھی۔ تب وہ ترقی پر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی رُوح اس میں سکونت کرتی ہے اور ایک تجلّیٔ خاص کے ساتھ ربّ العالمین کا استوی اس کے دل پر ہوتا ہے تب پُرانی انسانیت اس کی جل کر ایک نئی اور پاک انسانیت اس کو عطا کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی ایک نیا خدا ہو کر نئے اور خاص طور پر اس سے تعلق پکڑتا ہے اور بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان اِسی عالم میں اس کو مل جاتا ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۳۴، صفحہ ۳۵)

۵۔ "یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ انبیاء علیہم السّلام دُنیا سے بے وارث ہی گذر گئے اور اب ان کی نسبت کچھ رائے ظاہر کرنا بجز قصّہ خوانی کے اَور کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک صدی میں ضرورت کے وقت ان کے وارث پیدا ہوتے رہے ہیں اور اِس صدی میں یہ عاجز ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اِس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں اور منکرین کو سچے اور

زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے سو یہی ہو رہا ہے۔" (برکات الدعا صـ۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۔ "مَیں اِس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دینِ متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ مَیں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں اُن نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔" (برکات الدعا صـ۴۲)

۷۔ "بالآخر مَیں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے۔ اِس کی مدد کرو اب یہ غریب ہے اور مَیں اِسی لئے آیا ہوں۔ اور مجھے خدا تعالیٰ نے علمِ قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصّہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ کیا ضرور نہ تھا کہ ایسی عظیم الفتن صدی کے سر پر جس کی کھلی کھلی آفات ہیں ایک مجدّد کھلے کھلے دعویٰ کے ساتھ آتا سو عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے۔" (برکات الدعا صـ۴۴، صـ۴۵)

قسط دوم

اشاعتِ اسلام اور جماعتِ احمدیہ کی قربانیاں

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ امریکہ)

خلافت کا آسمانی نظام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ میں خلافت جیسے آسمانی نظام کو جس سے روگردانی ہی دراصل مسلمانوں کی کمزوری اور ضعف کا باعث بنی خود جاری فرمایا تاکہ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ شروع کی گئی تھی جاری و ساری رکھا جائے اور تا قدرتِ ثانیہ کے مظہر مقدس اور برگزیدہ وجودوں کی دعاؤں اور توجہ سے مومنین کی خوابیدہ استعدادیں اجاگر ہوتی رہیں اور وہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے میں ہمہ تن مشغول رہیں۔

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس رنگ میں جماعت کی تربیت فرمائی اور آپ نے ہر فرد کے اندر جس قسم کا جذبۂ ایثار و قربانی اور علومِ قرآنیہ کی ترویج دیکھنے کے لئے جو بے پایاں جوش پیدا کر دیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے بابرکت زمانۂ خلافت میں ہی سرفروشانِ احمدیت اور فدایانِ دینِ محمدی دنیا کے ہر خطہ میں نکل گئے اور اپنی جان و مال اور عزیز و اقارب کی پرواہ کرتے ہوئے محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے سرشار ہو کر محض رضائے الٰہی کی خاطر تبلیغِ اسلام کے جہاد میں کود پڑے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ اسلام کی عزت قائم کرنا تمہارا کام ہے۔ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ قرآن کریم کی عزت قائم کرنا تمہارا کام ہے خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کرنا تمہارا کام ہے جو اتنا عظیم الشان کام ہے کہ اس کے لئے ہماری محنتیں اور ہماری کوششیں ناکافی ہونی چاہئیں، اگر ہم اپنی طرف سے تمام طاقت صرف کر دیں گے تو باقی کمی خدا تعالیٰ اپنے

فضل سے پوری کر دے گا... ہمیں اپنی
Digitized by Khilafat Library Rabwah
ساری باتوں کو بھول کر اسلام اور
قرآن مجید کی حکومت کے قیام کے لئے
اپنی ساری طاقت صرف کر دینی چاہیئے
اور ایسا زور لگانا چاہیئے کہ دُنیا صرف
ہمارے دعویٰ کی وجہ سے ہمیں پاگل
نہ کہے بلکہ کام کی وجہ سے پاگل کہے"۔

(الفضل ۵۔ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

پھر آپ نے خصوصاً نوجوانوں کو مخاطب کرتے
ہوئے فرمایا:۔

"پس اب بھی سنبھلو۔ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی یادگار لوگ اب بہت تھوڑے
رہ گئے... پھر میرے ساتھ بھی اللہ
تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں کہ میری عمر کتنی
ہوگی۔ پس یہ بڑے خطرات کے دن ہیں
اِس لئے سنبھلو اپنے نفوس سے دُنیا کی
محبتوں کو سرد کرو اور دین کی خدمت
کے لئے آگے آؤ اور ان لوگوں کے علوم
کے وارث بنو جنہوں نے حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی صُحبت پائی تا تم آئندہ نسلوں
کو سنبھال سکو تم لوگ تھوڑے تھے اور
تمہارے لئے تھوڑے مدرّس کافی تھے
مگر آئندہ آنے والی نسلوں کی تعداد
بہت زیادہ ہوگی اور ان کے لئے بہت
زیادہ... مدرّس درکار ہیں پس اپنے آپ کو

دین کے لئے وقف کر دو اور یہ نہ دیکھو
کہ اس کے عوض تمہیں کیا ملتا ہے جو شخص
یہ دیکھتا ہے کہ اسے کتنے پیسے ملتے ہیں
وہ کبھی خدا تعالیٰ کی نصرت حاصل نہیں
کر سکتا اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کو ملتی ہے
جو اس کا نام لے کر سمندر میں کُود پڑتا
ہے چاہے موتی اس کے ہاتھ میں آجائیں
اور چاہے وہ مچھلیوں کی غذا بن جائے"۔

("الفضل" سالانہ نمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۳)

اب خدا تعالیٰ نے جماعت کو قدرتِ ثانیہ کے تیسرے
مظہر سے نوازا ہے جس نے جماعت کو واضح رنگ میں بتا دیا
ہے کہ اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کا کام جماعتِ احمدیہ
کی ہی ذمّہ داری ہے جس میں کسی اَور نے اس کی مدد نہیں
کرنی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"ہم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو
ذمّہ واری عائد کی گئی ہے وہ کوئی
معمولی ذمّہ واری نہیں بڑا ہی اہم اور
بڑا ہی مشکل کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے
اور وہ یہ ہے کہ ساری دُنیا میں ہم
اسلام کو غالب کریں۔ اس جدوجہد اور
اسی کوشش میں اپنی ان خداداد طاقتوں
اور قوتوں، اپنی تدبیروں اور اپنی ان
مخلصانہ دعاؤں سے جو اللہ تعالیٰ کے
فضل کو جذب کرتی ہیں کام لینا ہے

کسی غیر نے ہماری مدد نہیں کرنی کسی
غیر نے ہم سے تعاون نہیں کرنا اور
ہمارے کام کو کامیاب کرنے کے لئے
کسی نے ہمارا ساتھ نہیں دینا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء)

حضور نے نہ صرف یہ کہ تبلیغِ اسلام کے لئے جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے بلکہ غلبۂ اسلام کے وقت کی بھی خدائی بشارات کے ماتحت تعیین کر دی ہے اور واضح طور پر اعلان فرما دیا ہے کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے دن قریب آچکے ہیں۔

مئی ۱۹۷۰ء میں اپنے مغربی افریقہ کے دورہ کے دوران جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سیرالیون تشریف لائے تو فری ٹاؤن میں مسلم کانگرس کی طرف سے بھی حضور کے اعزاز میں ایک پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔ حضور نے وہاں حاضرین میں جن میں مسلمان، عیسائی اور ہر طبقہ اور علم و فکر کے دوست موجود تھے نہایت پُر شوکت الفاظ میں اعلان فرمایا۔ آپ نے فرمایا:۔

"اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع
ہو چکا ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت اِس
حقیقت کو ٹال نہیں سکتی احمدیت
فتحمند ہو کے رہے گی۔ انشاء اللہ
پچیس ۲۵ سال کے اندر اندر اسلام
کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ
لیں گے۔۔۔۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل
ہے اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن
نظر آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا
ہے کہ اسلام کے غلبے کا دن طلوع ہو
چکا ہے اس کا فضل شاملِ حال رہا تو
یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کے رہے گا۔"

(الفضل ۲۰ جون ۱۹۷۰ء)

پھر آپ نے ۱۹۷۴ء کی مشاورت (منعقدہ ۲۸ تا ۳۰ مارچ) کے موقع پر نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ ابھی تین صدیاں پوری
نہیں ہوں گی کہ اسلام دُنیا میں غالب
آجائے گا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں
پہلی صدی تیاری کی ہے اور دوسری
صدی غلبۂ اسلام کی ہے جو کہ اب
ہمارے سامنے ہے۔ ایسے وقت میں
کمزوری دکھلانے کا تو سوال ہی پیدا
نہیں ہوتا۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ ہماری
سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے اگر
ہم خدا اور اس کے رسول کی طرف سے
عائد شدہ ذمہ داریوں کو پہلے کی طرح
ادا کرتے رہیں گے۔ قربانیوں میں پیچھے
نہیں ہٹیں گے تو انشاء اللہ اسلام
ضرور دُنیا پر غالب آئے گا اور وہ
مقصد پورا ہو کر رہے گا جس کے لئے
خدا تعالیٰ نے مہدیٔ معہود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جماعت کو قائم کیا ہے۔ جب تک یہ
مقصد پورا نہیں ہوتا ہر احمدی کو یہ
عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ قربانیاں پیش
کرتا چلا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی اُنگلی
اگلی صدی کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔
پکے ہوئے پھلوں سے لدی ہوئی ٹہنیاں
آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔ سو لبشاشت
کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جاؤ یہانتک
کہ ساری دُنیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ الفاظ کسی قسم کی تشریح کے محتاج نہیں۔ آپ نے واضح رنگ میں نشان دہی فرما دی ہے کہ جہاں تک اسلام کی فتح اور غلبہ کے وقت کا سوال ہے وہ قریب آچکا ہے اور اس کے لئے حضور نے اگلی صدی کی تعیین فرما دی ہے جس کے استقبال کے لئے ہم نے اپنے آپ کو ابھی سے تیار کرنا ہے اور اس غرض کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک کا اجراء فرمایا تا شاعتِ اسلام کے لئے ایک عالمگیر مہم چلائی جائے۔

اِس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر فردِ جماعت سے پیہم اور مسلسل قربانیوں کا مطالبہ فرمایا ہے دراصل یہ مقصدِ عظیم اس وقت تک مکمل الحصول نہیں جب تک جماعت کا ہر فرد اپنی اپنی جگہ اور اپنے اپنے ماحول میں اسلام اور احمدیت کا مجسمہ اور مروج نہ بن جائے اور اسلامی اخلاق اس کی ہر حرکت اور سکون سے ہویدا نہ ہوں۔ اور اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو وہ تبلیغِ اسلام کے لئے وقف نہ کر دے پس ہر فردِ جماعت کو اپنے نفس کو ٹٹولتے رہنا چاہیئے اور دین کے ساتھ ایک گہری محبت اور شیفتگی پیدا کرتے ہوئے ایک ہی مقصد ہر وقت اس کے سامنے رہے کہ اسلام کو دُنیا میں غالب کرنا ہے۔

تبلیغِ اسلام کے لئے کسی قسم کے خوف یا مخالفت کے ڈر کو دل میں کبھی نہیں لانا چاہیئے کیونکہ مومن کی طرف سے ایسا فعل بھی شرک کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی آیت وَادْعُ اِلٰی رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (سورۃ القصص آیت ۸۸) کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اِس آیت میں

"اللہ تعالیٰ نے اِس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ آیاتِ الٰہیہ کا انکار اور تبلیغ میں کوتاہی بھی اپنے اندر شرک کا ہی ایک رنگ رکھتی ہے کیونکہ آیاتِ الٰہیہ کا انکار وہی شخص کرتا ہے جو ڈرتا ہے کہ اگر میں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تو لوگ میری مخالفت کیلئے کھڑے ہو جائیں گے اسی طرح تبلیغ سے بھی وہی شخص بھاگتا ہے جو لوگوں کی مخالفت اور ان کی ایذا رسانی سے گھبراتا ہے اور یہ دونوں چیزیں

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گفتنی باتیں

بہ سلسلہ عید میلاد و سیرت کانفرنس

(۱) شیعہ ماہنامہ "معارفِ اسلام" لاہور کی ماہِ مارچ ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں جناب ڈاکٹر عسکری بن احمد تحریر فرماتے ہیں:۔

"بارہ وفات ہی کو بدل کر عید میلاد النبی کر دیا گیا۔ یہ اس نبی اکرم کا یومِ وفات ہے جس نے اپنے چچا حضرت ابوطالبؑ اور اپنی پیاری بیوی حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے یکے بعد دیگرے مرجانے پر اس سال کو یوم الحزن (یعنی سالِ غم) کا نام دیا تھا اور سنّتِ رسول پر چلنے والی اُمّت نے اس رسول کے یوم کے سارے حزن وملال کو مٹا دیا اور میلاد کی خوشیوں میں بہا دیا۔۔۔ بڑی عجیب بات ہے کہ شبِ برات کی آتشبازی پر فضول خرچی کو روکنے کے لئے علماء بڑی دھواں دھار تقاریر کرتے ہیں مگر عید میلاد النبی پر لاکھوں روپے رونق میلے میں صرف ہوتے دیکھ کر وہی علماء چُپ سادھے رہتے ہیں۔" (ص ۱۶)

(۲) اہلحدیث ہفت روزہ "الاسلام" لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

"ربیع الاوّل کے مہینہ میں جہاں بہت سی بدعات کو روا رکھا جاتا ہے وہاں ستم یہ بھی ہے کہ اس پر اسلام کا لیبل بھی لگا دیا جاتا ہے حالانکہ اسلام کی تعلیمات میں ایسی رسومات کا کوئی وجود نہیں۔ غور کیجئے کہ جس رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ کا سب سے بڑا عملی سبق سادگی تھا اس سے کوئی نسبت اس پُرتکلف اور جگمگاتی ہوئی مسرفانہ، رئیسانہ بلکہ شاہانہ تقریب کو باقی نہیں رہی۔ تاریخ اُٹھا کر دیکھ لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یومِ ولادت سنانا رسول اللہ اور آپؐ کے صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین سے قطعاً
ثابت نہیں۔ آپ کی حیاتِ نبوت میں
تیئیس بار یہ مہینہ آیا مگر کسی نے بھی
میلاد کی محفل منعقد نہ کی، نہ ہی جلوس
نکالا اور نہ ہی چراغاں کیا۔ اگر یہ دن
منانا اسلام میں مقصود و محمود ہوتا
تو صحابہ کرامؓ بھی اِس سعادت سے
محروم نہ رہتے۔۔۔۔ دراصل محفلِ
میلاد کی بدعت ساتویں صدی ہجری
کی ایجاد ہے۔" (ص۳)

(۳۰) اخباری ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۱۵ مارچ ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں "سیرت کانگریس" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"اور تیسری بات یہ کہ جو تجاویز پیش
کی گئی ہیں ان پر صدقِ دلی سے عمل
کیا جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم
ایک طویل عرصے سے اسلام کا بیوپار
کر رہے ہیں۔ اب یہ دھندا ختم ہونا
چاہیئے بلکہ اب ہمیں اسلام کو عملی طور
پر اپنا لینا چاہیئے۔ اسی میں ہماری
قومی اور ملکی فلاح کا راز مضمر ہے۔"
(ص۴)

جو کچھ اُوپر کی عبارتوں میں کہا گیا ہے صد فیصد درست ہے۔ لیکن یہ کیا تک ہے کہ اگر یہی باتیں کسی "قادیانی" کی زبان یا قلم سے نکلیں تو انہیں عداوتِ رسولؐ پر محمول کیا جاتا ہے اور ہمارے سُنّی بھائی اسے دائرۂ اسلام سے خارج کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ پھر ہم یہ بھی پوچھتے ہیں کہ افتراء پردازی اور بہتان طرازی کی اجازت اسلام کی کونسی کتاب میں دی گئی ہے؟ الاسلام اور چٹان کے محولہ بالا دونوں شماروں میں اس سفید جھوٹ کو بڑے وثوق سے دہرایا گیا ہے کہ احمدی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں (الاسلام ص۲ چٹان ص۳۱)۔ کیا الاسلام سے کوئی ایسا اسلام مراد ہے جو آپ کا خود ساختہ مذہب ہے اور جس کا اصل الاصول خالص جھوٹ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جھوٹ اور افتراء کی 'چٹان' پر کھڑا ہونے والا ریت کے پھسلنے والے تودے پر پاؤں جمانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ وہ جلد ہی اوندھے منہ گرے گا اور جاء الحق وزھق الباطل کی صداقت ایک بار پھر ظاہر ہو جائے گی۔

ضروری گذارشات

● خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

● چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

● جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احساسات

آپ ہم سے جو ہنس کے ملتے ہیں
آرزوؤں کے پھول کھلتے ہیں

پھر کوئی بات منہ پہ آئی ہے
دل دھڑکتا ہے ہونٹ ہلتے ہیں

زخم پر زخم دیجئے گا آپ
زخم ہی سے تو زخم سلتے ہیں

لوگ کن راستوں پہ کھوئے گئے
آپ کن راستوں پہ چلتے ہیں

کشتِ دل کا نسیم کیا کہنا
بادِ صرصر سے پھول کھلتے ہیں

نسیم سیفی

بلاتبصرہ

"سیارہ ڈائجسٹ" مارچ ۱۹۷۶ء میں طارق جامی صاحب لکھتے ہیں:-

"سعودی عرب میں قانوناً سینما ممنوع ہے مگر اب چوری چھپے سینکڑوں سینما چل رہے ہیں جہاں امریکی، انگریزی، ترکی، عربی اور ہندوستانی فلمیں عام دکھائی جاتی ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے پاکستانی فلمیں بھی دکھائی جانے لگی ہیں مگر اچھی فلموں کا موقع نہیں آسکا۔۔۔ رمضان کے دنوں میں ہم نے "دیوداس" کا نام پڑھ کر فلم دیکھنے کی ٹھانی۔ ابھی رات کے ساڑھے بارہ ہی بجے تھے اور ایک تہائی فلم ہی چلی تھی کہ پروجیکٹر کا بلب فیوز ہو گیا۔ ہم نے بھی چونکہ پیسے پورے کرنے تھے سو نئے پروجیکٹر کی آمد تک بیٹھے رہے اور جب فلم ختم ہوئی تو سحری کا وقت ہو رہا تھا۔"

ماہنامہ تحریکِ جدید خود بھی خریدیئے اور دوسروں کے نام بھی جاری کروائیے۔
(مینجنگ ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلسِ مشاورت کے چند تبلیغی پہلو

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۷۶ء کو ایوانِ محمود ربوہ میں ہماری ۵۷ ویں مجلسِ شوریٰ منعقد ہوئی۔ اس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش ہے:۔

- ہمارے محبوب امام نے ایک بار پھر قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی طرف توجہ دلائی اور اُردو پڑھنے والے احباب کو تفسیر صغیر سے پورا پورا استفادہ کرنے کی نصیحت فرمائی۔
- ایک دوست کی بات پر فرمایا کہ ہم ملکی انتخابات میں اِس لئے ووٹ دیتے ہیں کہ ہر شہری کو اس کا حق حاصل ہے۔ ورنہ ہم مذہبی جماعت ہیں ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔
- نوجوانوں کے لمبے بالوں کے ذکر پر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے بھی سر کے بال لمبے ہوتے تھے۔ اگر نیت نیک ہو اور صحابہؓ کے طریق کو اپنایا جائے تو لمبے بال بُرے نہیں ہیں۔
- تبلیغی جلسوں کے ذکر پر فرمایا پنجاب کے ایک ضلع میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کے بعد قریباً دو ہزار افراد جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ وہاں جلسے نہیں کئے گئے تھے، اب یہی رَو ایک اور صوبے میں شروع ہو رہی ہے۔
- تبلیغ ہی کے سلسلہ میں فرمایا کہ ہر پاکستانی کو جس طرح تبلیغ کرنے کا حق حاصل ہے اسی طرح اسے دوسرے کی تبلیغ سُننے کا بھی حق حاصل ہے۔ اگر کوئی شخص آپ کی بات نہیں سُننا چاہتا تو اسے کہیں کہ وہ آپ کو تبلیغ کر کے قائل کرے۔
- نمائندگان بوقتِ ضرورت ایوانِ محمود سے باہر جانے کی اجازت طلب کرتے تھے حضور نے انہیں اجازت دی اور مُسکراتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ میٹھا استعمال نہ کریں تو آپ کو پیشاب کی جلد حاجت نہ ہوگی۔ جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ انسانی جسم کے لئے شکر کا استعمال لابدی نہیں ہے۔
- فرمایا۔ دُنیا ہمیں کافر تو قرار دے سکتی ہے لیکن ہماری زبانوں سے کافرانہ کلمات نہیں

نکلوا سکتی۔ ہم خدا کی وحدانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا کیسے انکار کر سکتے ہیں۔

(۶) فقہ احمدیہ کے متعلق تفصیلی کتاب لکھے جانے کی منظوری دینے کے بعد فرمایا کہ جماعت احمدیہ شروع سے ہی اپنی فقہ کے مطابق عمل کرتی رہی ہے کسی انصاف پسند حکومت کو یہ حق نہیں ہے کہ اس فقہ کے علاوہ کوئی قانون ہم پر مسلط کرے۔

(۷) فرمایا۔ جماعت کو چاہیئے کہ ہر سال کم از کم پانچ ہزار واقفینِ عارضی مہیا کرے۔ یہ بڑی مفید اور مؤثر تحریک ہے۔

(۸) کچھ عرصہ پہلے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے حضور سے دریافت کیا تھا کہ کیا امام جماعتِ احمدیہ کسی ملک کے سربراہ کے فرائض کی بجا آوری قبول کر سکتے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے انہیں جواب دیا تھا کہ ساری جماعت کا روحانی خلیفہ ہوتے ہوئے کسی ملک کا سیاسی اقتدار سنبھالنا خلیفۂ وقت کی ہتک ہے۔ وہ اس کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا۔ ڈاکٹر صاحب نے بڑے تعجب سے کہا کہ یہی سوال انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے بھی کیا تھا اور بالکل یہی جواب پایا تھا۔ حضور نے فرمایا خلافتِ احمدیہ کا مزاج ہی دنیوی اقتدار قبول کرنے کے منافی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام
اور
جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داریاں

(بقیہ ۱۰)

اپنے اندر شرک کا ایک رنگ رکھتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی ہے کہ تم مشرکوں میں سے مت بنو دلیری سے آیاتِ الٰہیہ پر ایمان لاؤ اور پھر دلیری سے ان کی دنیا میں اشاعت کرو۔ اور اپنی نگاہیں ہمیشہ آسمان کی طرف بلند رکھو زمینی لوگوں سے مت ڈرو کہ یہ بھی ایک مخفی شرک ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۲۵۵)

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے فرائضِ منصبی کو سمجھیں اور غلبۂ اسلام کی گھڑی کو جس کی نشان دہی ہمارے پیارے امام نے فرما دی ہے قریب سے قریب تر لانے میں ہر ممکن قربانی پیش کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں۔

کراچی میں جائداد
خریدنے کیلئے
سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی کنسلٹنٹس (رجسٹرڈ)
C-25 کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱-۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

ہر قسم کا سامانِ سائنس و ایجنسی نرخوں پر
خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ۔ لاہور
فون نمبر ۶۴۵۰۰
کو یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۴۶۲۳